دور کرنے اور کسی ایک قرأت متواترہ کو اختیار کرنا ضروری سمجھا گیا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی جگہ کوئی نسخہ قرآن کا بھیجتے تو ایک قاری بحیثیت معلم نگراں روانہ فرماتے۔ چنانچہ مدینہ منورہ کے لئے حضرت زید بن ثابتؓ، مکہ مکرمہ کے لئے حضرت عبداللہ بن سائبؓ، شام کے لئے حضرت مسعود بن شہابؓ، بصرہ کے لئے حضرت عامر اور کوفہ کے لئے حضرت عبدالرحمٰن السلمی رضی اللہ عنہم کو مقرر فرمایا۔ ان ہی حضرت عبدالرحمٰنؓ کے مشہور شاگرد امام عاصم بن ابی النجور الکوفی تھے۔ جن کی قرأت ان کے شاگرد حفص کی روایت کے مطابق بلاد اسلامیہ اور ہندوستان و پاکستان میں رائج ہے

قرآن پاک کی صحیح قرأت کی اہمیت کے پیش نظر اس کے چند بنیادی قواعد وضوابط مقرر کیے گئے جن کی پابندی ضروری قرار پائی۔ ان ہی قاعدوں اور ضابطوں کے مطابق قرأت وتلاوت نے ایک فنی شکل اختیار کر لی جسے فن تجوید کہا جاتا ہے۔ کتابت کا جہاں تک تعلق ہے اس میں ایک اہم تبدیلی یہ ہوئی کہ ابتدا میں کتابت جو خط کوفی میں ہوا کرتی تھی وہ ایک نئے خط نسخ میں کی جانے لگی اور دوسری چیز جو اختیار کی گئی وہ نقطوں۔ اعراب۔ رموز او قاف اور دیگر علامات مقرر کر کے استعمال کیے جانے لگے تاکہ قرأت میں عجمیوں کے لیے زیادہ سے زیادہ سہولت صحت پیدا ہو سکے۔ ظاہر ہے کتابت کے سلسلے میں یہ بہت ہی اہم اور قابل قدر کارنامہ ہے جو قرأت وحفاظت کلام پاک میں ممد ومعاون ثابت ہوا۔ یہاں پر یہ بتا دینا مناسب ہے کہ امام عاصم کی قرأت سب سے آسان ہے اس لئے اس کا اظہار کتابت کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ ممکن اور بہتر طور پر ہو سکا۔ لیکن پھر بھی قابل غور مسئلہ یہ ہے کہ کتابت کی ایسی صورت پیدا نہ ہو سکی کہ پورے طور پر قرأت سے مطابقت پیدا کر سکے نتیجہ یہ ہے کہ فن تجوید کے بنیادی قاعدے اور ضابطے کو جانے بغیر کوئی شخص محض کتابت کی بنیاد پر کلام پاک کی نہ تو صحیح طور پر قرأت کر سکتا ہے اور نہ ہی حفظ کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابتدا سے ہی ماہرین تجوید اساتذہ اور حفاظ کے ذریعہ قرآن پاک کے پڑھانے اور حفظ کرانے کا عموماً عرب اور غیر عرب ممالک اور خود ہندوستان میں پایا جاتا رہا ہے۔ لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ناظرہ قرآن پڑھنے کے سلسلے میں تجوید سے ناواقف لوگ صحیح طور پر قرآن شریف نہیں پڑھ سکتے۔ صورت حال یہ ہے کہ ایک

طرف تو لوگ فن تجوید سے واقف اساتذہ سے قرآن مجید پڑھنا ضروری نہیں سمجھتے اور دوسری طرف قرآن پاک کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ نسخے جو سیکڑوں سال سے خود ہندوستان میں پائے جاتے ہیں وہ ایسے ہیں کہ ان کو تجوید کے بنیادی اور ضروری قاعدے سے ایک ناواقف پورے طور پر صحت کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا۔ ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم فن تجوید سے واقف اساتذہ کے ذریعہ ہونی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پاک کی طباعت ایسی کتابت کے ساتھ ہونی چاہیئے جن میں اختیار کردہ قرأت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ مطابقت پیدا کرنے کے لئے مزید مناسب ترمیم واصلاح کی گئی ہو۔ یہاں پر یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ سعودی عرب میں قرآن پاک موسومہ "مصحف المدنیۃ النبویۃ" کی جو طباعت ہو رہی ہے اور جو امام عاصم کوفی کی قرأت ہدایت حفص پر مبنی ہے اس کی کتابت میں کچھ ایسی ترمیم واصلاح کی گئی ہے کہ تجوید کے بعض اصول وضابطے کو نہ جاننے اور یاد رکھنے کے باوجود کوئی شخص چند باتوں کو پیش نظر رکھے تو بڑی حد تک صحت قرأت پر قادر ہو سکتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیوں نہیں اس طرح کی کتابت پر مبنی قرآن پاک کی طباعت ہندوستان میں بھی شروع کر دی جائے اور اسی کے ذریعہ طلبہ کو تعلیم دی جائے۔ لیکن اس قسم کی کتابت پر مطبوعہ قرآن کی تلاوت کے لئے اول تو عربی زبان سے کچھ واقفیت ضروری ہے دوسرے کچھ اور باتیں ایسی ہیں کہ من وعن اس قسم کی کتابت سے کچھ الجھن پیدا ہو سکتی ہے شاید یہی وجہ ہو کہ شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلکس سے مولانا محمود الحسنؒ کے اردو ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم کی جو طباعت واشاعت عمل میں آئی ہے اس کے متن کی کتابت مروجہ پاکستانی وہندوستانی ہی ہے۔

بہر حال مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے لئے مروجہ مطبوعہ قرآن کی کتابت میں سعودیہ میں مطبوعہ قرآن کی کتابت کے مطابق بعض اہم اور ضروری ترمیم واصلاح کر دی جائے تاکہ اس طرح کے مطبوعہ قرآن پاک کے ذریعہ تلاوت میں تجویدی لحاظ سے نسبتاً زیادہ صحت اور آسانی پیدا ہو سکے۔

کس قسم کی ترمیم واصلاح مناسب معلوم ہوتی ہے اب ہم اس پر غور کرتے ہیں۔ صحیح قرأت کے لئے مختلف حروف کے صحیح مخارج کے مسئلے کو فن تجوید میں ایک بنیادی اہمیت دی گئی ہے تاکہ جن حروف سے حقیقی طور پر جو الفاظ مرکب ہیں ان کا صحیح اور واضح طور پر اظہار ہوسکے اور ان کے معنی کا پتہ چل سکے اور ساتھ ہی ساتھ مخصوص اثر انگیز آہنگ پیدا ہوسکے۔ الفاظ کے مسلسل آہنگ کی اثر انگیزی کے ساتھ قرأت میں غنائیت اور ترنم آمیزی کا بھی مسئلہ ہے۔ چنانچہ مد۔ ادغام وغیرہ کے علاوہ خاص طور پر تنوین اور نون اور غنہ کے اظہار اور ادا کی بڑی اہمیت ہے اور اس کے لئے تجویدی قاعدے مقرر ہیں جن کے لئے ہمارے پاس کے مطبوعہ قرآن کی کتابت میں کوئی اشارہ یا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے۔ برخلاف اس کے سعودی طباعت میں یہ لحاظ رکھا گیا ہے۔ لہذا مختصراً ہم غور کرتے اور مثالوں سے واضح کرتے ہیں۔

تنوین یعنی دو زبر۔ دو زیر اور دو پیش آواز یوں تو بنیادی طور پر حرف نون کی ہوتی ہے لیکن تجویدی قاعدے کے مطابق اگر تنوین کے بعد کے لفظ کا پہلا حرف حلقی یعنی ہمزہ۔ ہا۔ حا۔ خا۔ عین یا غین ہو تو تنوین کا اظہار مختصر یا خفیف طور پر کیا جاتا ہے ورنہ حروف اخفا یعنی ت۔ ث۔ ج۔ د۔ ذ۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ف۔ ق۔ اور ک میں سے کوئی حرف ہو تو تنوین کا اظہار قدرے طویل یا کھینچ کر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ سعودیہ کتابت میں کسی حرف حلقی سے پہلے تنوین اس طرح ـً ـٍ ـٌ لکھا جاتا ہے ورنہ حرف اخفا سے پہلے تنوین کی کتابت اس طرح ـࣰ ـࣲ ـࣱ کی جاتی ہے۔ ظاہر کسی تنوین کی شکل میں فرق دیکھتے ہی اس طرح کے مطابق اظہار کیا جاسکتا ہے اور یہ یاد رکھنے یا غور کرنے کی ضرورت نہیں حروف حلقی ہے یا اخفا۔ ہمارے پاس کی کتابت میں یہ فرق پایا نہیں جاتا کہ قرأت میں بآسانی فرق پیدا کیا جاسکے۔

تنوین سے متعلق ایک اور چیز قابل لحاظ ہے اور وہ یہ کہ تنوین کے آگے اگر وقف ہو اور اس کے بعد کی آیت کا جملہ امر کے صیغے سے شروع ہوتا ہو تو ہمزہ پر کوئی حرکت نہیں ڈالتے جس کی وجہ سے عربی نہ جاننے والے صحیح تلفظ نہیں کرسکتے۔ لیکن ہمارے پاس ضروری حرکت ڈالتے ہیں جس کی وجہ سے غیر عربی داں غلط تلفظ نہیں کرسکتا مثلاً سعودی کتابت مَنْشُوْرًا ۝١٥ اُقْرَأْ اور

مَحۡظُوۡرًا ۝ اُنۡظُرۡ کی بجائے ہمارے پاس مَنۡشُوۡرًا ۝ اِقۡرَأۡ اور مَحۡظُوۡرًا ۝ اُنۡظُرۡ لکھتے ہیں۔ اسی طرح سعودی کتابت میں تنوین کے آگے کے لفظ پر الف لازم ہو تو الف یا لام کو مقرار رکھتے ہیں۔ لیکن ہندوستانی کتابت میں تنوین کی بجائے زبر یا زیر ڈال کر الف کے نیچے باریک خط میں حرف نون لکھدیتے ہیں تاکہ قرأت میں آسانی ہو جائے مثلاً سعودی کتابت شِيَبًا ۝ السَّمَآءِ۔ بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِب لیکن ہماری کتابت شِيَبًا ۝ نِ السَّمَآءُ۔ بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِب ہے۔

حروف حلقی اور اخفا کی نسبت سے نون ساکن کے سلسلے میں بھی فرق کیا جاتا ہے اگر نون ساکن کسی حرف حلقی سے پہلے ہو تو اس کا اظہار خفیف ہوتا ہے اس لئے سعودی کتابت میں حرف نون پر جزم ڈالتے ہیں ورنہ کسی حرف اخفا سے پہلے ہو تو حرف نون کو بغیر جزم سادہ رکھتے ہیں اس طرح یہاں پر بھی باقاعدہ فرق کے ساتھ صحیح تلاوت بآسانی کی جاسکتی ہے۔ برخلاف اس کے ہمارے یہاں ہر صورت میں نون کی کتابت جزم کے ساتھ کی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے قرأت میں آسانی نہیں ہوتی۔

کتابت میں فرق کے سلسلے میں چند اور باتیں قابل غور ہیں ایک تو کھڑے زبر کھڑی زیر اور الٹے پیش کا استعمال جو ہمارے یہاں ہوتا ہے وہ سعودی مطبوعہ قرآن میں نہیں پایا جاتا۔ بلکہ کھڑا زبر۔ کھڑی زیر اور الٹے پیش کی بجائے زبر۔ زیر اور پیش کے آگے باریک خط میں الف واو اور یا لکھدیتے ہیں مثلاً مَـٰلِكِ۔ مِثْلِهٖ۔ اِنَّهٗ۔ ظاہر ہے سعودیہ کی اس طرز کتابت کی بجائے کھڑے زبر۔ کھڑی زیر اور الٹا پیش زیادہ واضح اور سادہ ہے۔ مٰلِكِ۔ مِثْلِهٖ۔ اِنَّهٗ۔

کتابت کے سلسلے میں یہ بات بھی اہم ہے کہ الف۔ واؤ اور یا اکثر لکھے جاتے ہیں لیکن پڑھے نہیں جاتے۔ عموماً ہمارے یہاں مطبوعہ قرآن میں ایک لمبی فہرست ایسے الفاظ کی دیدی جاتی ہے جن میں یہ حروف پڑھے نہیں جاتے جس کے معنی یہ ہوئے کہ قرآن پڑھنے والا ان کو یاد کر رکھے۔ سعودی کتابت میں ان حروف پر چھوٹا سا گول دانہ ڈال دیا جاتا ہے تاکہ یہ

حروف پڑھے نہ جائیں اور تلاوت میں غلطی نہ ہو۔ حروف واؤ اور یا کی ہندوستانی کتابت چاہے اس پر پیش ہو یا نہ ہو ہر حالت میں ان پر جزم ڈال دیا جاتا ہے لیکن سعودی کتابت میں اگر واؤ اور یا سے پہلے زیر ہو تو جزم ڈالا جاتا ہے ورنہ سادہ رکھا جاتا ہے۔ مثلاً قَوۡلٌ۔ لَیۡلٌ عَفُوۡرٌ۔ رَحِیۡمٌ۔

اب آخر میں ہم سعودی اور ہندوستانی کتابت کی کچھ تقابلی مثالیں پیش کرتے ہیں:

سعودی	ءَامَنُوٓاْ۔ ءَامَنَّا۔ ءَامَنَ۔ ءَايَٰتِهِۦ۔ ذَٰلِكَ۔ ٱلرَّحۡمَٰنُ۔ يُؤۡمِنُونَ
ہندوستانی	اٰمَنُوۡا۔ اٰمَنَّا۔ اٰمَنَ۔ اٰیٰتِہٖ۔ ذٰلِکَ۔ اَلرَّحۡمٰنُ۔ یُؤۡمِنُوۡنَ
مرمر	اٰمَنُوۡا۔ اٰمَنَّا۔ اٰمَنَ۔ اٰیٰتِہٖ۔ ذٰلِکَ۔ اَلرَّحۡمٰنُ۔ یُؤۡمِنُوۡنَ
سعودی	هَٰذَاْ۔ مِن۔ فَضۡلِهِۦ۔ مَآ أُنزِلَ مِن قَبۡلِكَ۔ يُوقِنُونَ
ہندوستانی	ھٰذَا۔ مِنۡ فَضۡلِہٖ۔ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ۔ یُوۡقِنُوۡنَ
مرمر	ھٰذَاْ۔ مِنۡ فَضۡلِہٖ۔ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ۔ یُوۡقِنُوۡنَ
سعودی	مَن يَقُولُ ءَامَنَّا۔ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ۔ الٓمٓ۔ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ
ہندوستانی	مَنۡ یَّقُوۡلُ اٰمَنَّا۔ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔ الٓمّٓ۔ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡر
مرمر	مَن یَّقُوۡلُ اٰمَنَّا۔ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔ الٓمّٓ۔ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡر
سعودی	وَهُوَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمٞ۔ صُمُّۢ بُكۡمٌ عُمۡيٞ فَهُمۡ لَا يَرۡجِعُونَ
ہندوستانی	وَھُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ۔ صُمٌّۢ بُکۡمٌ عُمۡیٌ فَھُمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ
مرمر	وَھُوَ بِکل شیءٍ علیم۔ صُمٌّۢ بُکۡمٌ عُمۡیٌ فَھُمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ

آخر میں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ سعودی مطبوعہ قرآن پاک کی روشنی میں ہمارے ملک میں قرآن پاک کی کتابت میں مناسب ترمیم کا کام بڑی ذمہ داری و احتیاط کا ہے جو علماء اور ماہرین تجوید کر سکتے ہیں اور جو اجتماعی طور پر کسی ادارے یا تنظیم کے ذریعہ ہی انجام پا سکتا ہے۔ ظاہر ہے اس کام کی اہمیت کے پیش نظر اگر ادارہ علوم القرآن ملک کے اکابر علماء اور ماہرین تجوید کی توجہ اس طرف منعطف کرائے تو بہت ہی مناسب ہوگا۔

کتاب نُما

ادارہ

قرآنیات پر نئی کتابیں

• تفصیل آیات القرآن

تالیف: جول لابوم۔ عربی ترجمہ: فواد عبد الباقی

ناشر: سہیل اکیڈمی، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۶۷۲

قرآن کریم کے موضوعاتی اشاریہ پر مختلف زبانوں میں مسلسل کام جاری ہے۔ "تفصیل آیات القرآن" اسی نوع کی ایک مفید تالیف ہے۔ اسے اصلاً ایک فرانسیسی مستشرق JULES LA BEAUME نے عربی زبان میں تیار کیا تھا اور اسے ممتاز و معروف مصری عالم محمد فواد عبد الباقی نے عربی میں منتقل کیا ہے۔ اسے ترتیب دیتے وقت پہلے قرآن کریم کے موضوعات کو اٹھارہ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے اور پھر ہر باب کے تحت ذیلی مضامین جمع کیے گئے ہیں اور اس طرح تقریباً ساڑھے تین سو عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔ اصل تالیف میں ہر عنوان کے تحت صرف سورۃ و آیت نمبر مذکور تھے۔ مترجم نے آیتوں کے حوالوں کے ساتھ آیات کے متن کو درج کر کے اس کتاب کی افادیت کو بہت کچھ بڑھا دیا ہے۔ "المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الحکیم اور "مفتاح کنوز السنۃ" کے ساتھ "تفصیل آیات القرآن" بھی محمد فواد عبد الباقی کی اہم و مفید تالیف ہے۔

رموز سورہ یوسف۔ تصنیف؛ ڈاکٹر غلام محمد

ناشر: ادارہ نشر المعارف، شہرستان بلڈنگ، اسٹریچی روڈ، کراچی۔ پاکستان۔

صفحات:۔ ۱۰۰۔ قیمت (غیر مندرج)